السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شہید ہونے والے کا نماز جنازہ پڑھنا بدعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ۔ کیا یہ بات درست ہے قرآن وسنت کے دلائل سے وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شہید کی نماز جنازہ پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہیں جس کی دلیل یہ ہے کہ :

(۱) شداد بن الہاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ،کہتے ہیں ایک اعرابی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ مسلمان ہو کر کہنے لگا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ اللہ کے رسول نے اسے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سپرد کر دیا۔ وہ ان کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ غزوہ خیبر میں جو مال غنیمت حاصل ہوا، اس میں سے رسول اللہ نے اس کا حصہ بھی نکالا اور اس کے ساتھ ساتھیوں کو دے دیا۔ جب وہ بکریاں چرا کر واپس آیا تو انہوں نے کہا یہ حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں سے تیرے لئے مقرر کی ہے۔ وہ اس حصہ کو لے کر رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اس دنیاوی مال کیلئے نہیں کی تھی بلکہ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا کہ میری شہ رگ میں تیر لگے اور میں شہید کر دیا جاؤں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سچ کہتا ہے تو اللہ تجھے سچا کر دے گا۔ پھر وہ تھوڑی دیر ٹھہرے اور دشمن کے ساتھ قتال میں مشغول ہوگئے اور شہید ہوئے تو اسے اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اسے وہیں تیر لگا جہاں اُس نے اشارہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، کیا یہ وہی ہے ۔ کہا گیا، ہاں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ کے ساتھ صدق سے معاملہ کیا تو اللہ نے بھی سچ کر دکھایا ۔

"ثم کفنہ النبی فی جبۃ النبی صلی اللہ علسہ وسلم فصلی علیہ فکان فیما ظہر من صلاتہ اللّٰھم ہذا عبدک خرج مہاجرا فی سبیلک فقتل شہیدا أنا شہید علی ذلک))

''پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے جبہ میں کفن دیا اور اس نے نماز جنازہ پڑھی تو آپ کی دعا سے جو الفاظ ظاہر ہوئے ، وہ یہ ہیں ۔ اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیرے راستے میں ہجرت کر کے نکلا اور شہادت کی موت سے مشرف ہوا میں اس پر گواہ ہوں''۔ (صحیح سنن النسائی ، سنن الکبری ، بیہقی ، ۱/۴ ،۷ ۔ ۱۰۰ ، حاکم)

شیخ البانی صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے جس کی سب راوی مسلم کی شرط پر ہیں ۔ سوائے شداد بن الہاد کے اور یہ معروف صحابی رسول ہیں ۔

۲۲) عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں ۔

[(أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم أحد بحمزۃ فسجی ببردۃ ثم صلی علیہ فکبر تسع تکبیرات ثم أتی بالقتلی یصفون ویصلی علیھم وعلیہ معھم .))

''رسول اللہ نے احد کے دن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چادر سے ڈھانپنے کا حکم دیا ۔ پھر رسول اللہ نے اسکی نماز جنازہ پڑی اور نو تکبیریں کہیں ۔ پھر دوسرے شہداء کو لایا جاتا ۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ساتھ حمزہ کی بھی ''۔ (منافی الآثار طحاوی)

شیخ البانی فرماتے ہیں ،اس کے سب راوی ثقہ اور معروف ہیں اور محمد بن اسحق نے سماع کی تصریح کی ہے

۳) انس بن مالک کہتے ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کے پاس گزرے ۔ اُن کا مثلہ (ناک کان اور دوسرے ظاہری اعضا کٹے ہوئے) کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کے سوا شہدائے احد میں کسی کا جنازہ نہیں پڑھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، احمد، حاکم)

شیخ البانی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے ۔

یہ تین روایات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے ۔ ٹھیک ہے بعض صحیح روایات میں یہ بھی موجود ہے کہ شہدائے احد کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی لیکن ان روایات میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ جن میں ہے کہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کا نماز جنازہ نہیں پڑھا گیا ۔ ان کے تطبیق اس طرح ہے کہ حمزہ کی طرح مستقلاً ایک ایک کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ ان کی تطبیق اس طرح ہے کہ حمزہ کی طرح مستقلاً ایک ایک کا جنازہ نہیں پڑھا گیا اور پھر یہ شریعت کا قاعدہ بھی ہے الاثبات مقدم علی النفی ایک طرف کسی چیز کے ثبوت کی دلیل ہو اور دوسری طرف نفی والی پر مقدم ہوتی ہے ۔ اب ہمارے اس مسئلہ میں بعض احادیث نماز جنازہ کے ثبوت پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ پڑھی اور بعض اس کی نفی کرتی ہیں تو اس قاعدے کے مطابق ان احادیث کو ترجیح ہوگی جو نماز جنازہ کے پڑھنے پر دلالت کر رہی ہیں تو پھر جو احادیث شہدائے احد پر نماز جنازہ کی نفی کرتی ہیں وہ صرف دو صحابہ سے مروی ہیں ایک جابر بن عبداللہ اور دوسرے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبکہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقع کے وقت کے چھوٹے بچے تھے ۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہی دونوں صحابی رسول (انس اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز جنازہ پڑھنے کو بھی بیان کر رہے ہیں ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مستدرک حاکم میں ہے جبکہ انس رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی حدیث ابوداؤد میں بھی ہے۔

بخاری شریف میں عقبہ بن عامر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے نکلے اور شہداء اُحد کا جنازہ آٹھ سال بعد پڑھا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیئے اگرچہ لمبی مدت گزرنے کے بعد پڑھی جائے۔ خلاصہ یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ دوسرے فوت ہونے والوں کی طرح فرض نہیں۔ علامہ ابن القیم فرماتے ہیں :

((والصواب فی المسئلۃ انہ مخیر بین الصلوۃ علیھم ترکھا لمجیء الآثار لکل واحد من الأمرین ,))

''اوراس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ شہید کا نماز جنازہ پڑھنے اورنہ پڑھنے میں اختیار ہے کیونکہ دونوں طرح کے آثار موجود ہیں''۔ (تہذیب السنن)

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں امام احمد بن جنبل سے دونوں امروں کا جواز نقل کیا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں :

((ولاشک أن الصلوۃ علیھم أفضل من الترک اذا تیسرت لأنھا دعاء وعبادۃ))

''اس میں کوئی شک نہیں کہ شہداء کا نماز جنازہ پڑھنانہ پڑھنے سے افضل ہے جب یہ میسر ہو کیونکہ یہ دعا اور عبادت ہے''۔ (احکام الجائز، ص ۱۰۸)

شوکافی نے بھی شہید کی نمازِ جنازہ پڑھنے کوزیادہ پسند کیا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ